

Name: Muhammad Bilal

Father Name: Haneef Qureshi

Section: A

Teacher: Dr. Shahnaz Ghazi

Course: CSSE - 307

Seat Number: EB-20103075

Program: BSSE

Department: UBIT

اسلامی معاشرہ اور آج کا مسلمان

آسمان سے بارش برسی ہے لیکن اسکا فائدہ آسمان کو نہیں ہوتا بلکہ اسکا فائدہ زمین کو پہونچتا ہے زمین سے سبزہ الٹا ہے اور وہ سبزہ زمین کے لئے نفع بخش پیدا نہیں ہے جبکہ وہ زمین کے لوگوں کے لئے نفع بخش ہے درخت پھل دیتے ہیں لیکن اپنے لئے نہیں لوگوں کے لئے چواٹھ دیتے ہیں اپنے لئے نہیں پر لوگوں کے لئے

یہ معاشرے کا وہ نظام ہے جہاں ایک دوسرے کے لئے ایثار کا جذبہ ہے ایسی طرح جیسے باپ اپنے اور سب سے جمیل کمر اور لاد کو راحت پہنچاتا ہے جیسے ماں خود گلیک بستر پر یہ کمر اور لاد کو راحت پہنچاتی ہے اور اولاد تعلیم پر مدد دیتی کمر کے ماں بات کو راحت پہنچاتی ہے یہ ایک فطری فلسفہ ہے اور کائنات کی ہر چیز ایسی نظم پر قائم ہے کہ

"ہر کوئی ایک دوسرے کے لئے نفع کا سبب ہے"

ایسی طرح جب انسانی معاشرہ اس ترتیب سے قائم کیا جائے گا تو وہ ایک "اسلامی معاشرہ" کہلائے گا

اس نسبت کے ذمے ہمارے یہ طائعات طامارا حسن دھنور ملی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"محبوب مجھ قسم تیرے زمانے کی انسان خدائے میں ہے"

جبکہ انسان خدائے انسان ہے کو تیار نہیں ہے وہ تو کہتا ہے میں خدائے میں نہیں ہوں میں تو پھوٹوں میں اڑتا ہوں

زمانہ میرا اب گزر رہا تھا۔ میں یہ چنڈ میں گاڑ دیا تھا۔
میں نے اسے دنگی کو آسائشوں سے بھر دیا۔ میں نے
اسے دنگی میں بھر دیا تھا۔ میں نے اسے دنگی میں
بھر دیا تھا۔ میں نے اسے دنگی میں بھر دیا تھا۔
امام غزالی فرماتے ہیں،

”جو خدا کے وہ انسانی طبع آفرید ہوا ہے میں
اڈتایے تو یہ انسان کمال پر ہے یہ تو پڑیا بھی اڈتے
ہے جو آدائیں اس کے داخل کر دی ہیں وہ خود
مخلوق ہے کو بھی داخل ہیں یہ جو انسان انسانی کی
کیا ہے خدا دیا ہے یہ داخل عبادت کا عروج ہے اس کی
انسانی کے کہاں گئے؟ یہ اڈتے تھے اوپر تو اڈ دیا ہے
پر میں نے دنیا سے لونا آٹھایا ہے یہ سارے پر جو ڈکے
ڈال دیا ہے اور اپنے بسا کے اسے خبر نہیں کہ یہ دنیا
تے اوپر تو یہ ہے باخبر شخص ہے لیکن اسے اپنے
اعمال کی خبر نہیں ہے“

ہمارا اثر مرد و عورت پر دنگی لایا
فر دیتی تھی جنکو پہلیاں وہ پر نکلے

خس دیکھنا ہے انسانیت کا تو دیکھو دفور سے دور کا ہے جب ایک
شخص دنگوں سے دوپڑا لے کر کھتا ہے مجھے پیاس لگی ہے
ایک بڑھ گیا ہے سے پانی کا پیالہ لیے اس کی پیاس بھانپ لے
آگے بڑھتا ہے اور اسکو پانی دیتا ہے وہ پانی اپنے ہونٹوں تک لے آتے
ہیں کہ دوسری طرف سے آواز آتی ہے کہ مجھے پانی بلاؤ تو وہ پانی
آگے بڑھ دیتا ہے کہ میرے پانی کو دیا ہے ضرورت ہے بلکہ اسے پیو
مجھے بعد میں دینا جب پانی اس کے پاس جاتا ہے تو تیسری جانب
سے آواز آتی ہے وہ پانی آگے بڑھ دیتا ہے تو چوتھی جانب سے
آواز آتی ہے یہاں تک کہ بات جگہ سے آواز آتی ہے جب
پانی بالآخر شخص کے پاس پہنچتا ہے تو پہلے والے

تے کر اسنے کی آواز برف سے لگی اور وہ بے باقی ہلنے لگے
 انکے پاس آتے تو انکی دھج بھرا ہوا تھا
 دوسرے کے پاس جاتا تو وہ سر سے دھج بھرا ہوا تھا
 تھے یہ ایسی طرح ایک ایک کرتے تھے دھج بھرا ہوا تھا

بانی کا ایک پیالہ اجسٹ آدی زندگی اور موت کی
 کشاکش میں نئے عالم اور ایک دوسرے کے تر جیع
 دے ہیں تقویہ ہوتا ہے جسے انسانیت کے جو آج
 ماملاں نے فراموش کر بیٹھا ہے اور گمراہیوں کے تاریکی
 گمراہیوں میں دھساجا رہا ہے

ہم نے قطرہ دیکھا نہ کبھی دیا یہ غور کیا
 بس جہاں تیری جگہ نظر آئی وہیں ڈوب گئے

انسان تو جس سے نا آشنا ہے کہاں گئے انکی انسانیت یہ
 پوچھوں میں اُٹتا ہے اگر چاندی زمین پر قدم لگتا
 یہ لوہیاں سے خاک لائے کہہ دینا پھر تائے کہ یہ میں نے
 جاننے سے خاک المٹی کی تھی اور دلوں کے تیار ہے ہمارے
 رکھ دیا یہ تو میں پر پلے تم بوجہ تفتانہ اور خوار
 ہے آیا انسانیت کو اس کا کھانا خورہ ہو انہی انسانیت کا عروج
 پس یہ انسان افسوس میں یہ انسانیت کے تڑپ
 رہی ہے

گمراہی آگ بھی تو کچھ سامان پہنچاتا جائے
 سو وہ بھی انکے ہاتھ لگا جو آگ بھانے آئے تھے

تج. کائنات بھائی بہتر بھائی، لا اِلا کارم دیایہ کیاں تھی
 ایک انبیا۔ ایسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانے
 کے قسم فرمایا کہ محبوب کے زمانے میں انہیں روج
 برتوا۔ انہیں نکتہ کمال پر تھا۔ اُس دور کا انہیں دیکھنا ہے تو
 احباب کو دیکھو۔

اسلام کے علم کے کتاب ہیں احباب
 اگر چاند سے دلوں میں ہیں احباب

خدا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ایک حس دیایہ۔ تو دیکھو
 حس کے اسے محروم نہ کیا۔ تو وہ شے کہ جس میں خساد
 ہیں یہ۔ اگر ایک فعل ہے تو اس میں خوش و غم لکھیں
 اس کے تار ایک میں اُجالا نہیں کر سکتے تو قبول نہیں کر
 ہم خساد میں ہیں۔ ہم میں خوش و غم لکھیں۔ خوش
 نہیں۔ ایسی حالت چاند میں خوشی ہے۔ ہر خوش و غم
 یہ تو چاند کے زمانے میں خساد میں ہوں۔ ایک محال ہے
 حمد میں بچیں۔ تو وہ میں لکھیں۔ جو ان کا
 بانٹیں۔ نہیں یہ لہذا میں خساد میں ہوں۔ گو کہ دنیا
 کی ہر چیز کی ہر شے خساد میں ہے۔

اگر خساد ہے بچا ہے تو اس میں طوفان لینا ہوگا۔ اپنے انور
 ایمان کو اجاگر کرنا ہوگا اس دنیا میں سب سے بڑی
 دولت، دولت ایمان ہے۔ اگر دنیا میں سب سے کم مل گیا
 اور ایمان نہیں ملا تو کچھ بھی نہیں ملا۔ اور اگر کوئی دیکھتا ہے
 نہیں یہ لکھیں ایمان کی دولت یہ تو ہر سب سے بڑا حس اور
 سب سے بڑی یاد ہے۔

اقبال یہ کس کے فیض عام ہے
 دوی خاں ہوا جیٹو کو دلا ہے